تنویر الابصار
بنور نبی المختار علیہ الصلوٰۃ والسلام
امام المناظرین شرف العلماء علامہ ابو الحسنات
محمد اشرف سیالوی زید مجدہم
اہل السنہ پبلی کیشنز دینہ ضلع جہلم

بسم اللہ الرحمن الرحیم

﴿قَدْ جَآءَكُمْ مِّنَ اللّٰهِ نُوْرٌ وَّكِتَابٌ مُّبِيْنٌ﴾ (المائدہ:۱۵)

تنویر الابصار بنور النبی المختار

علیہ صلوات الابرار

مصنف

اشرف العلماء شیخ الحدیث علامہ اشرف سیالوی

اس کتاب میں فاضل مصنف نے مسئلہ نورانیتِ مصطفیٰ علیہ وسلم کو دلائل قاہرہ سے ثابت فرمایا ہے۔ قرآن وسنت اور اقوالِ ائمہ کی روشنی میں اس مسئلہ کے تمام پہلوؤں کو واضح کیا گیا ہے۔ منکرین نورانیتِ مصطفیٰ علیہ وسلم کے ایک نمائندہ عالم سے مباحثہ کی روئیداد بھی شامل کتاب ہے

ناشر

مکتبہ اہل السنہ پبلی کیشنز دینہ (جہلم)

0321-7641096,0544-630177

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

نام کتاب	تنویر الابصار بنور النبی المختار
مصنف	اشرف العلماء علامہ محمد اشرف سیالوی
تزئین واہتمام	محمد ناصر الہاشمی
اشاعت باراول	جنوری 2003ء
اشاعت باردوم	ستمبر 2005ء
اشاعت بارسوم	مارچ 2008ء
اشاعت بارچہارم	مارچ 2011ء
تعداد	1100
قیمت	

ملنے کے پتے

-مکتبہ اہل السنہ پبلی کیشنز گلی شاندار بیکرز منگلا روڈ دینہ (جہلم)-

E.mail:ahlusunnapublication@gmail.com

0321-7641096,0544-630177

-جامعہ غوثیہ مہریہ منیر الاسلام کالج روڈ سرگودھا 048-37246095-

-بزم شیخ الاسلام جامعہ رضویہ احسن القرآن دینہ (جہلم)-

0322-5850951,0544-633881

چونکہ ایک ایک تقریر کے بعد مناظرہ کا اختتام ہوگیا اور مزید تفصیلات بیان کرنے کا موقعہ ہی نہ ملا اس لیے نورانیت مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم کے اثبات میں پیش کردہ آیات کی مفسرین کرام اور علماء دیوبند کی زبانی تشریح وتوضیح پیش کرتا ہوں تاکہ قوتِ استدلال ظاہر ہو جائے۔

قولہ تعالیٰ؛

قد جاءکم من اللہ نور وکتاب مبین

تفسیر جلالین میں فرمایا؛ قد جاءکم من اللہ نور۔ هو نور النبی صلی اللہ علیہ وسلم۔

اور تفسیر صاوی حاشیہ جلالین میں فرمایا؛ ای وسمی نورا لانہ ینور البصائر و یهدیها للرشاد و لانہ اصل کل نور حسی ومعنوی۔

(جلد اول صفحہ ۲۳۹)

قولِ باری تعالٰے میں نور سے مراد آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کی ذات اقدس ہے اور آپ کو نور اس لیے کہا گیا ہے کہ آپ بصائر کو اور قلوب کی آنکھوں کو منور فرماتے ہیں، اور ان کو رشد و ہدایت عطا فرماتے ہیں اور آپ کو نور اس لیے کہا گیا ہے کہ آپ ہر نور حسی اور معنوی کے اصل ہیں یعنی نور شمس و قمر اور نور کواکب و ابصار کے بھی اصل ہیں ۔ اور

نورِ نبوت و رسالت اور نور ولایت و ایمان کے بھی اصل آپ ہیں۔

تفسیر روح المعانی میں علامہ سید محمود آلوسی حنفی بغدادی اس آیت کریمہ کے تحت فرماتے ہیں:

قد جاءکم من اللہ نور عظیم وھو نور الانوار و النبی المختار صلی اللہ علیہ وسلم (الی) وقال الطیبی انہ اوفق لتکریر قولہ سبحانہ وتعالیٰ قد جاءکم بغیر عاطف فعلق بہ اولا وصف الرسالۃ والثانی وصف الکتاب ولا یبعد عندی ان یراد بالنور و الکتاب المبین ھو النبی صلی اللہ علیہ وسلم و العطف علیہ کالعطف علیٰ مال الجبائیؒ[عہ] ولا شک فی صحۃ اطلاق کل علیہ علیہ الصلوٰۃ والسلام ولعلک تتوقف فی قبولہ من باب العبارۃ فلیکن ذالک من باب الاشارۃ[لہ] ۔ روح المعانی جلد ۶ صہ ۸۷

نور سے مراد نورِ عظیم، نور الانوار اور نبی مختار صلے اللہ علیہ وسلم ہیں۔ اور علامہ طیبی نے فرمایا کہ نور سے مراد ذاتِ رسول صلے اللہ علیہ وسلم ہونا ہی زیادہ انسب ہے۔ قد جاءکم کے تکرار بلا عطف کے ساتھ یعنے جب یا اھل الکتاب قد جاءکم رسولنا ذکر کیا تو اس کے بعد واوٴ عطف ذکر کئے بغیر قد جاءکم من اللہ نور ذکر فرمایا گیا اور حرف عطف جو مغائرت کے لیے ہوا کرتا ہے اس کا درمیان میں لانا روا نہیں رکھا گیا تو معلوم ہوا رسولنا اور نور کا مصداق ایک ہے اور دونوں جگہ اصل کتاب

عہ: یاد رہے جبائی اور زمخشری دونوں معتزلی علمانے نور سے مراد بھی قرآن لیا ہے لیکن عطف کو مغائرت اعتباری پر محمول کیا ہے جس کے برعکس علامہ آلوسی نے کتاب مبین سے بھی ذات رسولؐ مراد لی ہے اور عطف کو مغائرت اعتباریہ پر محمول کیا ہے۔

کو رسول منتظر اور نورِ مجسم کے تشریف لانے کی بشارت دی گئی ہے۔ پہلے قد جاءکم کے ساتھ وصف رسول کا تعلق کیا گیا یعنے نور کا اور دوبارہ وصف کتاب کا۔ اور علامہ آلوسی فرماتے ہیں :

میرے نزدیک اس میں کوئی استبعاد نہیں ہے کہ نور سے جس طرح ذاتِ رسول صلی اللہ علیہ وسلم مراد ہے کتاب مبین سے بھی آپ ہی کی ذاتِ اقدس مراد ہو۔ رہا یہ سوال کہ عطف مغائرت کو چاہتا ہے تو پھر نور اور کتاب میں تغائر ہوگا اتحاد کس طرح ہوسکتا ہے تو اس کا جواب یہ ہے کہ کبھی تغائر صفاتی عطف کے لیے کافی ہوتا ہے۔ جس طرح کہ جبائی نے نور سے کتاب مراد لے کر یہی توجیہہ کی ہے تو ہم کتابِ مبین سے مراد ذاتِ رسول صلے اللہ علیہ وسلم لیں تو عطف اس میں مانع نہیں ہوسکتا اور ہر دو اسمار کا اطلاق آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم پر بلا شک وشبہ جائز اور صحیح ہے اور اگر تجھے عبارت النص کے لحاظ سے اس میں توقف ہو تو اشارۃ النص کے لحاظ سے تو اس اطلاق میں شک وشبہ کی گنجائش نہیں ہے۔

جس طرح علامہ اقبالؒ نے فرمایا ؎

لوح بھی تُو قلم بھی تُو تیرا وجود الکتاب

گنبد آبگینہ رنگ تیرے محیط میں حباب

علامہ آلوسی نے ہی "من باب الاشارۃ فی الآیات" میں فرمایا :

قد جاءکم من اللہ نور- ابرزته العنایة الالٰهیة من حکا من العماء (وکتاب) خطه قلم الباری فی صحائف الامکان جامعا لکل کمال وهما اشارۃ الی النبی صلی اللہ علیه وسلم ولذالك وحد الضمیر فی قوله تعالیٰ- (یهدی به اللہ) جلد ۶ صہ ۱۰۹